

اخبارِ اُمت

معاهدہ امن اور مور و مسلمانوں کا مستقبل

مسلم سجاد

اسپین کے بادشاہ فلپ کے نام پر رکھے گئے نام والے ملک فلپائن میں، مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کے ۴۰ سالہ تاریخی پس منظر میں، گزشتہ تیس برس کا جہاد اس ستمبر میں مورونیشل لبریشن فرنٹ (MNLF) کے صدر پروفیسر نور مسوری اور فلپائن کے صدر راموس کے درمیان معاہدہ پر منبج ہوا ہے۔ ساتھ ہی یہ سوال ذہنوں میں پیدا ہو گیا ہے کہ نور مسوری، دوسرے یا سرعرات تو ثابت نہیں ہوں گے؟ مور و علما اس اندیشے کا اظہار کر رہے ہیں کہ مسلمان منڈاناؤ علاقے (ARMM) کا گورنر ہو نا جو ٹریپولی معاہدے کے ۱۳ کے بجائے صرف ۴ صوبوں پر مشتمل ہے، حکمران جماعت کا امیدوار ہونا، اور فلپائن کے دستور سے وفاداری کا اعلان کرنا، نور مسوری کا مسلمان منڈاناؤ کی تحریک آزادی سے تعلق ختم کر دے گا۔ مسلمانوں کی یہ دعا ہے کہ یہ معاہدہ ماضی کی بعض ایسی کوششوں کی طرح نہ ہو جس کے نتیجے میں مور و مسلمانوں کی مکمل سیاسی خود مختاری کے لیے جدوجہد زیادہ ظلم و جبر کا شکار ہوئی۔

معاہدہ کے تحت قائم ہونے والی امن و ترقی کی جنوبی فلپائن کونسل (SPCPD) اپنے علاقوں میں امن و ترقی کی سرگرمیوں میں رابطہ و نگرانی کرے گی۔ اس کے سب فیصلے صدر کی منظوری سے مشروط ہیں۔ اس معاہدہ کی مدت ۳ سال ہے جب کہ صدر راموس کی صدارت دو سال بعد ختم ہو رہی ہے اور دستور کے تحت وہ دوبارہ انتخاب نہیں لڑ سکتے۔ نہیں معلوم کہ آئندہ صدر کا رویہ کیا ہو گا۔ معاہدہ کے کئی نکات فلپائن کے دستور سے متصادم ہیں اور کانگرس اس پر کوئی بھی موقف اختیار کر سکتی ہے۔ دارالافتا قائم کیا گیا ہے جو چرچ اور ریاست کی علیحدگی کے خلاف ہے۔ کونسل کے لیے وسائل کی فراہمی صدر کی مرضی پر منحصر ہے۔ مور و آرمی کے ۷ ہزار ۵ سو فوجی فلپائن کی مسلح افواج میں ضم ہونا ہیں۔ اگر فوج کے تعلیم و تربیت کے معیار نافذ کیے گئے تو چند ہی اہل ثابت ہوں گے۔

برونائی، انڈونیشیا، ملائیشیا اور فلپائن کے علانے پر اس معاہدہ پر کامیابی سے عمل کے خوشگوار

نتائج ظاہر ہوں گے۔ صدر سوپار تو اور علاقے کے دوسرے ممالک نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے لیکن اس کی کامیابی کا انحصار دونوں فریقوں کی جانب سے اس پر نیک نیتی سے مکمل عمل پر ہے۔

شمال کے حکمران کیتھولک عیسائی ہیں اور اسلام کے خلاف تعصب انہیں ورثہ میں ملا ہے۔ ۳ سو سال قبل ۱۵۷۵ء میں جب اسپین نے یہاں سلطان سلیمان کی سلطنت ختم کر کے قبضہ کیا تو انہوں نے یہاں سے اسلام کا نام و نشان مٹانے اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم شروع کی۔ وہ اسپین میں یہی کام کر چکے تھے۔ مسلمانوں نے مزاحمت کی اور ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد شروع ہو گئی۔ اسپینی مسلمانوں کو MOORS کہتے تھے اس لیے فلپائن کے مسلمان مورو کہلائے۔ اسپینی استعمار کے خاتمے کے بعد ایک مختصر وقفہ ملا اور پھر ۱۸۹۹ء میں یہاں امریکی استعمار نے قدم جما لیے۔ جدوجہد کا نیا دور شروع ہو گیا۔ مسلمانوں نے بھی شکست تسلیم نہ کی، کبھی مغلوب نہیں ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں فلپائن کی آزادی کے بعد مسلمانوں کی کشمکش شمال کے عیسائی حکمرانوں سے شروع ہو گئی۔ استعمار کے خلاف جدوجہد آزادی میں مسلمانوں کا درخشاں کردار ہے لیکن فلپائن کی تاریخوں میں اس کا تذکرہ تک نہیں کیا جاتا۔ حال ہی میں قومی ہیرو جوزے ریزال (JOSE RIZAL) کو اسپینوں کے پھانسی دینے (۱۸۹۶ء) کے سو سال پورے ہونے پر ایک تقریب میں موجودہ معاہدہ کے پس منظر میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ شاید اب مسلمانوں کو فلپائن کی تاریخ میں ان کا جائز مقام ملے۔ لیکن کیا واقعی ایسا ہو گا؟ عیسائی حکمرانوں نے مسلمانوں کو جائز مقام دینے کی بجائے انہیں مغلوب کرنے کی پالیسی اختیار کی، ان کے علاقوں میں عیسائی آباد کاری کی مہم چلائی۔ ظلم و زیادتی کی بھی کوئی حد نہ تھی۔ ۱۹۶۸ء میں حکومت نے کچھ مورو ساتھ ملا کر ملائیشیا کے علاقے صباح پر حملے کا منصوبہ بنایا، جو طشت از بام ہونے پر خفیہ رکھنے کے لیے پوری کمپنی کو قتل کر ڈالا۔ ایک زندہ بچ جانے والے نے پورا واقعہ بیان کیا۔ اس واقعہ کے بغیر شمال جنوب کے تعلقات بہتر ہونے کے راستے مسدود ہو گئے۔ ۷۰ کے عشرے میں عالم اسلام کے واقعات کے اثرات یہاں بھی ہوئے۔ ۱۹۶۹ء میں مورو نیشنل لبریشن فرنٹ قائم کی گئی۔ انہوں نے جہاں سے بھی ممکن ہو آگوریل جنگ کی تربیت اور مدد حاصل کی۔ معرقتانی ان کے خاص سرپرست بن گئے جنہوں نے درمیان میں پڑ کر خود مختاری کے لیے تریپولی معاہدہ بھی کروایا جس پر عمل نہ ہو سکا۔ لبریشن فرنٹ کو وہ تمام مسائل درپیش تھے جو ایسی تحریکوں کو ہوتے ہیں، یعنی مرکزی قیادت کا نہ ہونا، کمزور تنظیم، ہمیشہ اصل سیاسی دھارے کے کنارے پر رہنا، حمایت کا بہت عام نہ ہونا، مالی وسائل مسلسل اور مستقل فراہم نہ ہونا۔ آپس کے انتشار سے بھی کمزوری پیدا ہوئی۔ ۱۹۸۷ء میں سلامت ہاشم نے علیحدہ ہو کر مورو اسلامک لبریشن فرنٹ قائم کی۔ اس کا مزاج زیادہ قدامت پسند اور ”اسلامی“ ہے اور مسوری کو ان کے مقابلے میں ”سیکولر“ کہا جاسکتا ہے اور غالباً اسی لیے صدر

راموس نور مسوری کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ اسلامک فرنٹ کا مطالبہ مسلمان علاقوں میں اسلامی حکومت کا قیام ہے۔ جماد کا علمبردار ایک ابوسیف گروپ ہے جو ایجنسیوں کی تخلیق بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی متحدہ محاذ نہ ہونے کی ایسی صورت حال میں معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں '۱۹ اگست کو راموس نے اعلان کیا کہ ایم این ایل ایف سے مسلح جنگ کا اختتام ہو گیا ہے اور ۲ ستمبر کو انھوں نے اور نور مسوری نے منڈاناؤ معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ کیا یہ معاہدہ مسلمانوں کو سیاسی اور معاشی طور پر فلپائن کے نظام میں برابری اور عزت کا مقام دے گا؟ اس وقت معاہدہ کے حوالے سے سینٹ میں ۱۳ قوانین کے مسودے زیر بحث ہیں۔ [ایک میں ان علاقوں کا نظام تعلیم زیر بحث ہے] ان مسودات جو بحث ہوگی اور موقف اختیار کیا جائے گا اس سے مسلمانوں کو مستقبل کا اندازہ ہوگا۔

در اصل حقیقی مسئلہ تو حقوق اور عدل و انصاف کا ہے 'اور ہم پاکستانی اس کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ چند مسلمانوں کو اختیارات اور عہدے دے کر یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ضرورت یہ ہے کہ مسلمانوں سمیت سب کے کلچر، تاریخ اور ضروریات کا قرار واقعی احساس کیا جائے۔ مرکزی حکومت ماضی کی تلافی کے جذبے سے آگے بڑھ کر مسلمانوں کو مرکزی دھارے میں لائے 'مرکز میں ان کی واضح موجودگی کو یقینی بنایا جائے۔ جھنڈے میں تبدیلی کا مطالبہ مان لینے میں ہرج نہ سمجھا جائے کہ اس کی علامتی اہمیت ہے۔ باہمی اعتماد کی فضا صدیوں کی بد اعتمادی کو دور کرنے کے طرف پہلا قدم ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر فیلا کے صاحبان اقتدار کی درپردہ خواہش یہی ہو کہ مسلمانوں کو ان کے حقوق نہ دیے جائیں تو صورت حال سلجھنے کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ علاقے کے ممالک اور او آئی سی کو یہ کردار ادا کرنا چاہیے کہ اس معاہدہ پر مکمل عمل کی ضمانت حاصل ہو۔ مسائل حل کرنے کے لیے معاہدات کی حکمت عملی اسی صورت میں نتیجہ خیز ہو سکتی ہے کہ نیت نیک ہو۔ اگر مقصد ایک گروپ کو ساتھ لے کر اس کی ساکھ مجروح کرنا 'اسے اپنوں کی نظر میں بدنام کرنا 'جو وعدے کیے جائیں وہ بھی نہ دینا اور اس کی بنیاد پر دوسرے گروپوں کو کچلنا ہو 'اور پھر اس کے کمزور ہو جانے پر اسے بھی کچلنا ہو تو یقیناً ایسے معاہدات آئندہ کے راستے بھی مسدود کر دیں گے۔ نور مسوری نے عملیت پسند ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے بہت اندیشے مول لے کر دستخط کیے ہیں۔ فلپائن کے حکمرانوں کو بدلتے وقت کا احساس کرنا چاہیے 'مسلمانوں کو برابر کا مقام اور حقوق دینا چاہیے 'وسیع ظرف کا ثبوت دینا چاہیے اور مذہبی تعصبات کو بالائے طاق رکھ دینا چاہیے۔ صد سالہ تقریبات کے موقع پر فلپائن کے ایک ہوٹل میں اذان کی آواز مسلمانوں کے لیے یہ پیغام تھی کہ وہ ابھی یہیں تک پہنچے ہیں۔ فلپائن میں برابر کا حصہ دار ہونے کی جدوجہد جاری ہے۔